Open Access
Al-Marjān Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

Atheism and Islamic Thought: A Critical Study of Historical Evolution, Theoretical Dimensions, and Contemporary Causes and Impacts

الحاد اور اسلامی فکر: تاریخی ارتقاء، نظریاتی جہات اور عصر حاضر کے اسباب و اثرات کا تنقیدی جائزہ

Authors Details

1. **Haleema Sadiyha** (Corresponding Author)
   MPhil Scholar, Department of Islamic Sciences, Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan. **haleemasadiaansari@gmail.com**
2. **Dr. Monazza Hayat**
   Associate Professor, Department of Islamic Sciences, Bahauddin Zakariya University, Multan, Pakistan.

Citation

Sadiyha, Haleema , and Dr. Monazza Hayat." Atheism and Islamic Thought: A Critical Study of Historical Evolution, Theoretical Dimensions, and Contemporary Causes and Impacts."*Al-Marjān Research Journal* 3,no.1, Jan-Mar (2025): 641−653.

Submission Timeline

Received: Feb 11, 2025
Revised: Mar 01, 2025
Accepted: Mar 10, 2025
Published Online: April 12, 2025

Publication, Copyright & Licensing

Article QR

Al-Marjān Research Center, Lahore, Pakistan.
All Rights Reserved © 2023.
This article is open access and is distributed under the terms of Creative Commons Attribution 4.0 International License

INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL
ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE
HJRS HEC Journal Recognition System

Atheism and Islamic Thought: A Critical Study of Historical Evolution, Theoretical Dimensions, and Contemporary Causes and Impacts

الحاد اور اسلامی فکر: تاریخی ارتقاء، نظریاتی جہات اور عصر حاضر کے اسباب و اثرات کا تنقیدی جائزہ

☆ حلیمہ سعدیہ ☆ ڈاکٹر منزہ حیات

Abstract

Atheism, as a philosophical and ideological phenomenon, has appeared in diverse forms throughout human history. From an Islamic perspective, atheism is not merely a denial of God's existence but a deviation that impacts faith, morality, and social harmony. The Qur'an frequently refers to atheism using terms such as "deviation" and "crookedness," emphasizing its destructive consequences for both individuals and societies. Prophetic traditions (Ahadith) also warn against the dangers of disbelief and ideologies resembling atheism. This study critically examines atheism from an Islamic standpoint by analyzing its definitions, synonymous terms, and its conceptual framework in the Qur'an and Sunnah. Furthermore, the research explores various categories of atheism, including classical atheism, modern atheism, and postmodern atheism, highlighting their theoretical and ideological foundations. Historically, atheism occasionally surfaced in Islamic societies but remained marginal. However, the colonial era, coupled with the advancement of modern science, secularism, and materialism, gave significant momentum to atheistic trends. In contemporary times, factors such as scientific materialism, secular ideologies, ethical relativism, and the pervasive influence of social media have contributed to the rapid spread of atheism. The paper argues that atheism poses both intellectual and practical challenges to Islamic thought and Muslim societies. Therefore, a critical study of atheism is indispensable to develop an informed and effective response rooted in Islamic teachings. By addressing both its historical trajectory and modern manifestations, this study aims to provide scholars and policymakers with insights into countering atheism's influence and strengthening Islamic intellectual discourse.

Keywords: Atheism, Islamic Thought, Quranic Perspective, Historical Evolution, Contemporary Challenges, Secularism

تعارف موضوع

الحاد ایک فکری و نظریاتی مسئلہ ہے جو تاریخِ انسانی میں مختلف شکلوں میں سامنے آتا رہا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے الحاد محض ایک فکری انحراف نہیں بلکہ ایک ایسا نظریہ ہے جو ایمان، اخلاق اور معاشرتی ہم آہنگی کو متاثر کرتا ہے۔ قرآن و سنت کی روشنی میں الحاد کو "انحراف" اور "کجی" کے مترادف قرار دیا گیا ہے، جس کی متعدد آیات میں نشاندہی کی گئی ہے۔ احادیث نبوی ﷺ میں بھی الحاد اور اس سے ملتے جلتے نظریات کے خطرات پر زور دیا گیا ہے۔ یہ تحقیق الحاد کے تعارف، اس کے مختلف مفاہیم اور اسلامی تناظر میں اس کے اثرات کو بیان کرتی ہے۔ ساتھ ہی الحاد کی

☆ ایم فل اسکالر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، پاکستان۔
☆ ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ علوم اسلامیہ، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، پاکستان۔

اقسام مثلاً کلاسیکی الحاد، جدید الحاد اور بعد از جدید الحاد پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو اسلامی معاشروں میں الحاد کے آثار کبھی کبھار ظاہر ہوئے، مگر نو آبادیاتی دور اور جدید سائنسی ترقی نے اس رجحان کو بڑھاوا دیا۔ موجودہ دور میں الحاد کے فروغ میں سائنسی مادیت، سیکولرزم، اخلاقی relativism، اور سوشل میڈیا کا کردار نمایاں ہے۔ اس تناظر میں الحاد کا مطالعہ ناگزیر ہے تاکہ اس کے فکری اور عملی چیلنجز کو سمجھ کر ایک مؤثر علمی و فکری حکمتِ عملی تیار کی جاسکے۔

مبحث اوّل: الحاد کا مفہوم و معانی، مترادف الفاظ، قرآنی، حدیثی اور اسلامی اصطلاحی تناظر میں

1. الحاد کا مفہوم و معانی

الحاد کا مطلب خداوند خداوند تعالی کے وجود کا انکار ہے جس معاشرے میں الہدی سوچ پروان چڑھنے لگی وہ معاشرہ تباہی کے راستے پر چل نکلتا ہے الہادی افکار کے حامل افراد خاص طور پر نوجوان بہت ہی سماجی اور ثقافتی روحانی اور اخلاقی ذہنی اور نفسیاتی برائیوں میں مبتلا ہو جاتے ہیں اج ہمارا معاشرہ بہت حالات میں ایک مسلم معاشرے میں مسلمان سکالرز کا یہ فریضہ ہے کہ وہ الحاد کی ماہیت اور اس کی موجوہات پر روشنی ڈالیں علمی دلائل کے ذریعے الحاد الحادی افکار کا افتنال کریں اور نوجوان نسل کی تعلیم و تربیت میں ایسی پولیسیاں اپنائیں جو الحادی افکار کے پھیلاؤ کے سد باب کر سکیں پیش نظر مقالے میں اس غرض سے اس غرض وغایت کے تحت الحاد کی تعریف تاریخ اور ماہیت کو اجاگر کیا گیاہے۔ الحاد کا مادہ ل۔ح۔د ہے جس کے معنی حق سے انحراف کرنا ہے لحد۔یلحد۔ لحد انی الدین۔ یعنی مذہب سے پھر جانا دین میں طعن کرنا جھگڑا کرنا احکام خداوندی کو ترک کرنا۔ لحاد کی تعریف اللہ تعالی نے جو اسمانی ہدایت اس دنیا کو عطا فرمائی وہ بنیادی طور پر تین عقائد پر مشتمل ہے توحید نبوت اور رسالت اور اخرت اس کائنات کو خدا نے تخلیق کیا تخلیق کرنے کے بعد وہ اس کائنات سے لاتعلق نہیں ہوا بلکہ اس کائنات کا نظام وحی چلا رہا ہے اس نے انسان کو اچھے برے کی تمیز سکھائی جسے اخلاقیات ethics یا دین فطرت کہتے ہیں ۔ قران پاک میں ارشاد ہے اور ہم نے دکھائی اس کو دوراہیں سورۃ بلد اور سورۃ شمس میں اور ہم نے ڈال دیا ان کے دلوں میں نیکی کو بھی اور تقوی کو بھیانسانی زندگی کا تعلق موت پر ختم نہیں ہو جاتا بلکہ ایک مسلمان اس بات پر ایمان رکھتا ہے کہ وہ مرنے کے بعد ایک نئی دنیا میں پیدا کیا جائے گا جہاں اس سے اپنی سابقہ دنیا کی زندگی کے اعمال کا حساب کتاب لیا جائے گا۔ جس نے اس دنیا میں دین فطرت اور دین وحی پر عمل کیا ہو گا وہ اللہ تعالی کی تیار کردہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور جس نے اس سے ہٹ کر اعمال کیے اس کا ٹھکانہ جہنم ہو گا سورج زلزال اور جس نے رائے کے برابر بھی نیک اعمال کیے وہ بھی دیکھ لے گا اور جس نے رائی کے دانے کے برابر برے اعمال کیے تو وہ بھی دیکھ لے گا۔ الحاد کا لفظ عموماً لادینیت اور خدا پر نایقین کرنے کے معنی میں بولا جاتا ہے۔ اللہ تبارک و تعالی نے اس دنیا کی ہدایت کو جن تین بنیادی عقائد پر مشتمل کیا ہے وہ تینوں عقائد ایک دوسرے سے اس طرح جڑے ہوئے ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کا انکار یا اس سے اعراض باقی دو کو غیر موثر کر دیتا ہے اس لیے کہ ان میں سے کسی ایک کا انکار بھی الحاد ہی کہلائے گا۔[1]

ہر زمانے میں بعض لوگ الحاد کے کسی نہ کسی شکل میں قائل رہے ہیں لیکن اس معاملے میں بڑے مذاہب میں بدھ مت ہی ایسا مذہب ہے جس میں کسی خدا کا تصور نہیں پایا جاتا۔ ہندو مذہب کے بعض فرقوں میں جیسے جین مت میں بھی خدا کا تصور نہیں ملتا اس کے علاوہ دنیا بھر میں بھی صرف چند فلسفی ہی ایسے گزرے ہیں جنہوں نے خدا کا انکار کیا ہے نبوت اور رسالت کو اصولی حیثیت سے انکار کرنے والے بھی کم ہی رہے ہیں ہاں ایسا ضرور ہوا ہے جب کوئی نبی یا رسول ان کے پاس خدا کا پیغام لے کر اتا تو اپنے مفاد ضد اور ہٹ دھرمی کی وجہ سے انہوں نے اسی مخصوص نبی اور

[1] - Azharī, Muḥammad Ṣiddīq, *Īmān wa al-Ḥād* (Rāmparbṛākachh, Gujrāt: Shuʻba Nashr o Ishāʻat, Madrassa Barkāt al-Muṣṭafā, 9041), 50.

رسول کا انکار کیا ہے لیکن اخرت کا انکار کرنے والے ہر دور میں کافی بڑی تعداد میں موجود رہے ہیں نبی علیہ السلام کے دور کے مشرکین کے بارے میں بھی یہی پتہ چلتا ہے وہ خدا کے تو منکر نہ تھے لیکن اخرت پر نایقین کرنے والوں کی کمی نہ تھی۔

تاریخ سے یہ بات ثابت ہوتی ہے کہ خالص الحاد دنیا میں کبھی بھی قوت نہیں پکڑ سکا۔ دنیا بھر میں انبیاء کرام کے ماننے والے غالب رہے یا پھر دین شرک کا غلبہ رہا۔ الحاد کو حقیقی فروغ موجودہ زمانے میں ہی حاصل ہوا ہے جب دنیا کی غالب اقوام نے اسے اپنے نظام حیات کے طور پر قبول کر لیا ہے اور اس کے کئی اثرات پوری دنیا پر پڑ رہے ہیں۔[2]

الحاد کی مختلف تعریفیں بیان کی گئی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں:۔ الحاد کا مطلب یہ عقیدہ رکھنا کہ خدا کا کوئی وجود نہیں اور اس کا مخالف لفظ توحید پرستی ہے امام راغب اصفہانی الحاد کا معنی بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں

ترك القصد فيما امربه واشرك بالله اؤظلم او احتكر الطعام

الحاد کے معنی جس بات کا حکم دیا گیا اس کا ارادہ ہی نہ کرنا اللہ تعالی کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا ظلم کرنا اور خوراک کی ذخیرہ اندوزی کرنا ہے۔

تاج العروس کے مطابق وہ کہتے ہیں۔

اشرک بالله تعالی هکذا فی سائر التی بایدینا ونقله المصنف فی البصائر عن الزجاج والذی فی امهات الغة وقیل الاحاد فیه الشك فی الله قاله الزجاج هكذا نقله فی اللسان فلینظر أؤ الحد فی الحرم ظلم وهو ایظا قول الزجاج او الحد فی الحرم...افتكر الطعام فيه وهو مأخوذ من الحديث عن عمر احتكار الطعام في الحرم الحاد فيه[3].

کہ کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرانا الحاد ہے ہمارے پاس جس قدر بھی نسخے ہیں وہ البصائر کے مصنف زجاج اور لغت کی بڑی کتب یہی معنی بیان کرتی ہیں اور اس کے معنی میں یہ بھی کہا گیا ہے کہ اللہ کی ذات میں شک کرنا جس کو زجاج نے بیان کیا ہے اور لسان العرب میں بھی اس طرح نقل کیا گیا ہے کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرانا حرم میں الحاد کرنا ظلم کرنا وغیرہ کے زمرے میں آتا ہے حضرت عمر سے محفوظ ہے کہ خوراک کے ذخیرہ اندوزی کو بھی الحاد کہتے ہیں۔ مندرجہ بالا تعریفات سے ہم اس نتیجے پر پہنچیں کہ الحاد درحقیقت کوئی مذہب نہیں بلکہ ایک طرز فکر اور سوچ کا نام ہے ایسی منحرف سوچ جس میں ہر وہ عمل شامل ہے جو عقیدہ توحید اور اللہ تعالی کے بتائے ہوئے فرمودات سے ٹکرائے اور خالق کے مد مقابل مخلوق کو لا کھڑا کرے خدا اور مذہب پر یقین نہ رکھنے والوں کو ملحد کہا جاتا ہے یہی وہ لوگ ہیں جو کسی خالق کو سرے سے مانتے ہی نہیں بلکہ ان کے نزدیک خدا دیوتا یا مافوق الفطرت ہستیوں کا کوئی وجود نہیں ہے۔

2. الحاد کے مترادف الفاظ

لغت کی کتب میں دہریہ اور زندیق الحاد کے مترادف الفاظ ہیں علم الکلام کے ماہرین نے بھی الحاد کی اصطلاح کے ساتھ زندیق کا لفظ اس کے مترادف کے طور پر استعمال کیا ہے جس کے معنی بے دین ہونا بد اعتقاد ہونا، احمد امین فرماتے ہیں کہ عربی زبان میں زندیق کا لفظ نہیں تھا عرب لوگ جب اس کا مفہوم ادا کرنا چاہتے تھے تو ملحد یا دہری کہا کرتے تھے۔

---

[2]- Azharī, Muḥammad Ṣiddīq, *Īmān wa al-Ḥād*, 50.
[3]- Jauhar, Muḥammad Dīn, *Al-Ḥād* (Lāhawr: Kitāb Maḥal, Darbār Market, 2017), 75.

امام جوہری لفظ زندیق کی تعریف میں فرماتے ہیں کہ

الزنديق من الثنوية وهو معرب والجمع الزنادقه والهاء (اى التاء الموقوف عليها بالهاء) عوض من الياء المحذوفة واصله زناديق (والفعل من ذلك)تزندق والاسم الزندق [4]

زندیق ثنویت کی ایک شاخ ہے یہ لفظ معرب ہے جس کی جمع زنادقہ آتی ہے۔ تزندق اس سے فعل اور زندقہ اسم اتا ہے۔

اس بات سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ زندقہ بھی یہودیت اور نصرانیت کی طرح کوئی خاص مذہب ہے اور عام طور پر الحاد اور بے دینی کے معنی میں اس کا استعمال ایک نئے معنی پیدا کر دیتا ہے یعنی ایسا شخص جو ظاہر میں قران اور حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو ماننے کا دعوی اور اقرار کرے لیکن ایت قرانی کے معنی ایسے گھڑے جو دوسرے نصوص قران و سنت اور اصول اسلام کے منافی ہوں الغرض یہ کہ زنادقہ وہ لوگ ہوئے جنہوں نے فکری اور عملی دونوں صورتوں میں اسلام سے انحراف کیا اور الحاد کے راستے میں پڑھتے گئے۔

3. قرآنی آیات کی روشنی میں الحاد کے معانی

قرآن مجید میں لفظ "الحاد" لغوی اور اصطلاحی دونوں معانی میں استعمال ہوا ہے۔ لغوی طور پر اس کا مادہ "ل۔ح۔د" سے نکلتا ہے، جس کے معنی ہیں "حق سے انحراف کرنا"، "کج روی" یا "حدود سے تجاوز کرنا"۔ اصطلاحی طور پر یہ خدا کے وجود، اس کی وحدانیت، نبوت یا آخرت کے انکار سے تعلق رکھتا ہے۔ قرآن مجید میں الحاد کا لفظ عموماً کج روی، انحراف یا جائے پناہ کے سیاق میں آیا ہے۔ ذیل میں متعلقہ آیات، ان کے تراجم اور ان سے اخذ شدہ معانی کا جائزہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ الحاد کے قرآنی مفہوم کو واضح کیا جا سکے۔

قرآنی آیات اور ان کے معانی

i. **سورۃ الحج (22:25) آیت** :﴿إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا وَيَصُدُّونَ عَن سَبِيلِ اللَّهِ وَالْمَسْجِدِ الْحَرَامِ الَّذِي جَعَلْنَاهُ لِلنَّاسِ سَوَاءً الْعَاكِفُ فِيهِ وَالْبَادِ ۚ وَمَن يُرِدْ فِيهِ بِإِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُّذِقْهُ مِنْ عَذَابٍ أَلِيمٍ﴾ **ترجمہ** " :بے شک جن لوگوں نے کفر کیا اور اللہ کی راہ سے اور مسجد حرام سے روکتے ہیں، جسے ہم نے سب لوگوں کے لیے برابر بنایا، خواہ وہاں کے رہنے والے ہوں یا پردیسی، اور جو شخص اس میں ناحق طریقے سے کج روی اور ظلم کا ارادہ کرے، ہم اسے دردناک عذاب چکھائیں گے۔"[5]

اس آیت میں "إلحاد" کا لفظ کج روی اور ظلم کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یہاں الحاد سے مراد اللہ کے احکام کی خلاف ورزی اور مسجد حرام کے تقدس کو پامال کرنا ہے۔ یہ ظلم اور حدود الٰہی سے انحراف کی ایک واضح مثال ہے۔

ii. **سورۃ الکہف (18:27) آیت** :﴿وَاتْلُ مَا أُوحِيَ إِلَيْكَ مِن كِتَابِ رَبِّكَ ۖ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهِ وَلَن تَجِدَ مِن دُونِهِ مُلْتَحَدًا﴾ **ترجمہ** " : اور پڑھ کر سناؤ جو تمہارے رب کی کتاب میں سے تمہاری طرف وحی کیا گیا۔ اس کے کلام کو کوئی بدلنے والا نہیں، اور تم اس کے سوا ہرگز کوئی جائے پناہ نہیں پاؤ گے"۔[6]

اس آیت میں "ملتحدًا" کا لفظ جائے پناہ کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یہاں الحاد کا مطلب کسی ایسی جگہ یا ذات کی تلاش ہے جو اللہ کے علاوہ پناہ دے سکے، جو کہ ناممکن ہے۔ یہ لفظ لغوی طور پر پناہ گاہ کے تناظر میں آیا ہے۔

---

[4]- Jauhar, Muḥammad Dīn, *Al-Ḥād*, 75.

[5]- Al-Hajj, 22:25.

[6] - Al-Kahf, 18:27.

iii. سورۃ الانعام (6:79) آیت :﴿إِنِّي وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا ۖ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ﴾ ترجمہ : "میں نے اپنا رخ اس ذات کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا، ایک حنیف کے طور پر، اور میں مشرکین میں سے نہیں ہوں۔"[7]

اگرچہ اس آیت میں لفظ "الحاد" براہ راست استعمال نہیں ہوا، لیکن یہ الحاد کے مقابلے میں توحید کی اہمیت کو واضح کرتی ہے۔ الحاد کا ایک بنیادی پہلو شرک یا خدا کے وجود سے انحراف ہے، جبکہ یہ آیت توحید کی طرف رہنمائی کرتی ہے، جو الحاد کا رد ہے۔

iv. سورۃ الاعراف (7:180) آیت :﴿وَلِلَّهِ الْأَسْمَاءُ الْحُسْنَىٰ فَادْعُوهُ بِهَا ۖ وَذَرُوا الَّذِينَ يُلْحِدُونَ فِي أَسْمَائِهِ ۚ سَيُجْزَوْنَ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ﴾ ترجمہ " : اللہ ہی کے لیے اچھے اچھے نام ہیں، سو اسے ان کے ناموں سے پکارو اور ایسے لوگوں کو چھوڑ دو جو اس کے ناموں میں حق سے انحراف کرتے ہیں۔ عنقریب انہیں ان کے اعمال کی سزا دی جائے گی جو وہ کرتے ہیں۔ "[8]

اس آیت میں "یلحدون" کا لفظ اللہ کے اسماء الحسنیٰ میں انحراف کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یہاں الحاد سے مراد اللہ کے ناموں کی توہین یا ان کے معنی کو مسخ کرنا ہے، جو کہ عقیدہ توحید سے کج روی کی ایک شکل ہے۔

v. سورۃ النحل (16:51) آیت :﴿وَقَالَ اللَّهُ لَا تَتَّخِذُوا إِلَٰهَيْنِ اثْنَيْنِ ۖ إِنَّمَا هُوَ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ ۖ فَإِيَّايَ فَارْهَبُونِ﴾ ترجمہ " : اور اللہ نے کہا: دو معبود نہ بناؤ، وہ تو بس ایک ہی معبود ہے، سو مجھ سے ہی ڈرو۔ "[9]

یہ آیت براہ راست شرک کی مذمت کرتی ہے، جو الحاد کی ایک شکل ہے۔ الحاد نہ صرف خدا کے وجود کا انکار ہے بلکہ اس کی وحدانیت سے انحراف بھی شامل ہے۔ یہ آیت توحید کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہے۔

vi. سورۃ النحل (16:103) آیت :﴿وَلَقَدْ نَعْلَمُ أَنَّهُمْ يَقُولُونَ إِنَّمَا يُعَلِّمُهُ بَشَرٌ ۗ لِّسَانُ الَّذِي يُلْحِدُونَ إِلَيْهِ أَعْجَمِيٌّ وَهَٰذَا لِسَانٌ عَرَبِيٌّ مُّبِينٌ﴾ ترجمہ " : اور بے شک ہم جانتے ہیں کہ وہ کہتے ہیں کہ اسے تو ایک انسان ہی سکھاتا ہے۔ جس شخص کی طرف وہ بات کو حق سے ہٹاتے ہوئے منسوب کرتے ہیں، اس کی زبان عجمی ہے، جبکہ یہ (قرآن) واضح اور روشن عربی زبان میں ہے۔ "[10]

اس آیت میں "یلحدون" کا لفظ حق سے انحراف کے معنی میں استعمال ہوا ہے۔ یہاں کفار کے اس الزام کی طرف اشارہ ہے کہ وہ قرآن کو انسانی تعلیمات سے منسوب کرتے ہیں، جو کہ حق سے کج روی اور الحاد کی ایک شکل ہے۔

گویا قرآن مجید میں الحاد کا لفظ بنیادی طور پر دو طرح سے استعمال ہوا ہے:

* **لغوی معنی** : جیسے کہ جائے پناہ (ملتحد) یا حدود سے تجاوز (کج روی، ظلم)۔
* **اصطلاحی معنی** : حق سے انحراف، خاص طور پر اللہ کے اسماء، اس کی وحدانیت، یا اس کے احکام سے کج روی، جو شرک یا کفر کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔

7 - Al-Anʿām, 6:79.
8 - Al-Aʿrāf, 7:180.
9 - An-Nahl, 16:51.
10 - An-Nahl, 16:103.

ان آیات سے واضح ہوتا ہے کہ الحاد صرف خدا کے وجود کا انکار نہیں بلکہ اس کی وحدانیت، اس کے ناموں، یا اس کی ہدایت سے انحراف بھی شامل ہے۔ قرآن مجید الحاد کو ایک سنگین گناہ کے طور پر پیش کرتا ہے، جس کی سزا دردناک عذاب ہے۔ یہ آیات مومنین کو توحید پر استقامت اور حق سے انحراف سے بچنے کی تلقین کرتی ہیں۔ الحاد کی یہ تعریفیں اور مثالیں واضح کرتی ہیں کہ یہ ایک ایسی سوچ ہے جو فطرت انسانی اور دین الٰہی کے خلاف ہے۔

قرآن مجید الحاد کو کج روی، ظلم، اور حق سے انحراف کے طور پر بیان کرتا ہے، جو نہ صرف خدا کے وجود بلکہ اس کی وحدانیت اور احکام سے روگردانی کی شکل میں ظاہر ہوتا ہے۔ آیات جیسے سورۃ الحج (22:25)، سورۃ الکہف (18:27)، سورۃ الاعراف (7:180)، اور سورۃ النحل (16:103) اس کی واضح مثالیں ہیں۔ یہ آیات مومنین کو توحید کی طرف رہنمائی کرتی ہیں اور الحاد کے نتائج سے خبردار کرتی ہیں، جبکہ اللہ کی وحدانیت اور اس کے احکام کی پاسداری کی اہمیت کو اجاگر کرتی ہیں۔ ذمہ دارانہ تعلیم اور قرآنی ہدایت کے ذریعے الحادی افکار کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے، تاکہ معاشرہ فکری اور اخلاقی انحطاط سے محفوظ رہے۔

4. الحاد کا مفہوم احادیث کی روشنی میں

احادیث کی روشنی میں الحاد کا مفہوم حق سے انحراف، ظلم اور اللہ کے احکام کی خلاف ورزی سے منسلک ہے۔ ایک اہم حدیث میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

> **"أَبْغَضُ النَّاسِ إِلَى اللَّهِ ثَلَاثَةٌ: مُلْحِدٌ فِي الْحَرَمِ، وَمُبْتَغٍ فِي الْإِسْلَامِ سُنَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ، وَمُطَّلِبٌ دَمَ امْرِئٍ بِغَيْرِ حَقٍّ لِيُهْرِيقَ دَمَهُ"** [11]
>
> ترجمہ: "اللہ کے نزدیک سب سے مبغوض تین افراد ہیں: حرم میں کج روی کرنے والا، اسلام میں جاہلیت کے طریقوں کی تلاش کرنے والا، اور ناحق خون بہانے والا۔" اس سے واضح ہوتا ہے کہ الحاد صرف خدا کا انکار نہیں بلکہ حرم جیسے مقدس مقامات کی توہین اور ظلم بھی ہے۔

یہ حدیث الحاد کو تین مبغوض اعمال میں سے پہلے کے طور پر بیان کرتی ہے، جو اس کی شدت کو ظاہر کرتی ہے۔ تحقیقی طور پر:

* **الحاد کا لغوی مفہوم**: لفظ "ملحد" کا مادہ "لحد" سے ہے، جس کے معنی ہیں "حق سے انحراف" یا "کج روی"۔ حرم (مکہ مکرمہ) میں یہ ظلم، ناانصافی یا تقدس کی خلاف ورزی کی شکل میں ہے۔
* **اصطلاحی مفہوم**: الحاد صرف خدا کے وجود کا انکار نہیں بلکہ اللہ کے احکام اور مقدسات سے روگردانی بھی ہے۔ حرم ایک محفوظ جگہ ہے جہاں اللہ نے امن کا حکم دیا ہے (قرآن: سورۃ البقرہ 2:191)، اس لیے یہاں کی خلاف ورزی الحاد کی ایک واضح مثال ہے۔
* **سیاق وسباق**: یہ حدیث اللہ کے نزدیک مبغوض اعمال کی نشاندہی کرتی ہے، جو ظلم اور دین سے انحراف کو الحاد کے زمرے میں شامل کرتی ہے۔ یہ جاہلیت کی طرف رجوع اور ناحق خونریزی کو بھی اسی سلسلے میں جوڑتی ہے، جو الحاد کی وسیع تر تعریف کو واضح کرتی ہے۔ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ حدیث الحاد کو عملی اور فکری انحراف کے طور پر پیش کرتی ہے، جو اسلامی اخلاقیات سے مطابقت رکھتی ہے۔

---

[11] - Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismā'īl, Ṣaḥīḥ al-Bukhārī (Beirut: Dār Ṭawq al-Najāt, 1422 AH), 8: 6882; Al-Qushayrī, Muslim ibn Ḥajjāj, Ṣaḥīḥ Muslim (Nishā pūr: Dār al-Khilāfah al-'Ilmīyah, 1330 AH), 3: 1355.

مبحث دوم: الحاد کی نظریاتی جہات واقسام

الحاد ایک پیچیدہ موضوع ہے جو مختلف عوامل اور محرکات کے تحت مختلف شکلوں میں ظاہر ہوتا ہے۔ اسے سمجھنے کے لیے اسے کئی اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے، جن میں علمی الحاد، نفسانی الحاد، نفسیاتی الحاد، اور معاشرتی الحاد شامل ہیں۔ ہر قسم کے اپنے اسباب، اثرات، اور علاج ہیں جو اسلامی تعلیمات اور معاصر تناظر میں سمجھے جا سکتے ہیں۔ ذیل میں ان اقسام کو تفصیل سے بیان کیا جاتا ہے، ساتھ ہی قرآنی آیات، احادیث، اور تحقیقی نقطہ نظر سے ان کا جائزہ لیا جاتا ہے۔

1. علمی الحاد

علمی الحاد وہ ہے جس میں ایک شخص کو خدا کے وجود یا اس کی صفات کے بارے میں علمی اور فلسفیانہ بنیادوں پر شکوک و شبہات لاحق ہوتے ہیں۔ یہ قسم بہت نادر ہے اور عموماً فلاسفہ، نظریاتی سائنسدانوں، یا گہرے علمی مباحث میں مگن افراد تک محدود ہوتی ہے۔

* **مفہوم اور خصوصیات**: علمی الحاد فکری تحقیق یا فلسفیانہ سوالات سے جنم لیتا ہے۔ یہ افراد خدا کے وجود کو منطقی یا سائنسی دلائل سے پرکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ مثال کے طور پر، قدیم یونانی فلاسفہ جیسے ایپیکورس یا جدید دور کے سائنسدانوں جیسے اسٹیون ہاکنگ اور رچرڈ ڈاکنز کے نظریات اس زمرے میں آتے ہیں۔ ہاکنگ نے اپنی کتاب The Grand Design میں دعویٰ کیا کہ "فلسفہ مر چکا ہے اور سائنس ہی اب حتمی جوابات دیتی ہے"، جو علمی الحاد کی ایک مثال ہے۔[12]
* **قرآنی اور حدیثی تناظر**: قرآن مجید الحاد کو ظن و تخمین سے تعبیر کرتا ہے، جو علمی دلائل کے بجائے گمان پر مبنی ہوتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

"وَقَالُوا مَا هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا يُهْلِكُنَا إِلَّا الدَّهْرُ وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ" سورۃ الجاثیہ 45:24 (ترجمہ: "اور وہ کہتے ہیں کہ بس یہی ہماری دنیاوی زندگی ہے، ہم مرتے اور جیتے ہیں، اور ہمیں صرف زمانہ ہلاک کرتا ہے۔ حالانکہ ان کے پاس اس کا کوئی علم نہیں، وہ صرف گمان کرتے ہیں۔ "اسی طرح حدیث میں وسوسوں کو ایمان کا حصہ قرار دیا گیا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں" :إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ مَنْ خَلَقَ كَذَا؟ حَتَّى يَقُولَ: مَنْ خَلَقَ رَبَّكَ؟ فَإِذَا بَلَغَهُ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ) "سنن ابی داؤد، ابواب النوم، باب رد الوسوسۃ، حدیث نمبر 4722 (ترجمہ: "شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: یہ کس نے بنایا؟ وہ کس نے بنایا؟ یہاں تک کہ وہ کہتا ہے: تمہارا رب کس نے بنایا؟ جب یہ بات پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگو اور باز آ جاؤ۔ "یہ حدیث بتاتی ہے کہ علمی وسوسہ عام ہے، لیکن اس کا دل میں گھر کر جانا الحاد کی شکل اختیار کرتا ہے، جو فطرت کے خلاف ہے۔

* **اسباب اور علاج**: علمی الحاد کی بنیادی وجہ فلسفیانہ مباحث یا نظریاتی سائنس (جیسے بگ بینگ یا ارتقاء کے نظریات) کا گہرا مطالعہ ہے۔ یہ افراد اکثر فلسفہ آف سائنس سے متاثر ہوتے ہیں۔ علاج کے لیے عقلی دلائل سے زیادہ قلبی رجحان ضروری ہے، کیونکہ قرآن اور سنت فطری ایمان کو جگاتے ہیں۔ صحبت صالحین اور قرآن کی تلاوت اس کا بہترین علاج ہے۔

[12]- Jauhar, Muḥammad Dīn, *Al-Ḥād*, 90.

2. نفسانی الحاد

نفسانی الحاد ہمارے معاشروں میں زیادہ عام ہے، جہاں خدا کے وجود پر شک علمی نہیں بلکہ خواہشات نفس کی وجہ سے ہوتا ہے۔

* **مفہوم اور خصوصیات:** اس قسم کا ملحد اپنی خواہشات کی تکمیل کو ترجیح دیتا ہے اور خدا، مذہب، یا آخرت کے تصورات کو اپنی راہ میں رکاوٹ سمجھتا ہے۔ وہ ضمیر کی ملامت سے بچنے کے لیے خدا کے وجود کا انکار کرتا ہے، حالانکہ اس کا دل اسے تسلیم کرتا ہے۔ دیسی ملحدوں کی اکثریت اسی زمرے میں آتی ہے، جو اپنی خواہشات کو علم کا نام دیتے ہیں۔
* **قرآنی اور حدیثی تناظر:** قرآن مجید نفسانی خواہشات کی پیروی کو گمراہی قرار دیتا ہے:

"أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ وَأَضَلَّهُ اللَّهُ عَلَىٰ عِلْمٍ" "سورۃ الجاثیہ 45:23 (ترجمہ: "کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو اپنا معبود بنا لیا اور اللہ نے اسے علم کے باوجود گمراہ کر دیا؟" حدیث میں بھی نفس کی خواہشات سے خبردار کیا گیا ہے": مَنْ رَضِيَ بِرِزْقِ اللَّهِ لَمْ يَغْتَمَّ بِمَا فِي أَيْدِي النَّاسِ" "مسند احمد، حدیث نمبر 2039 (ترجمہ:"جو شخص اللہ کے دیے رزق پر راضی ہو، وہ اسے نہیں کھٹکتا جو لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔" یہ نفسانی الحاد کی طرف راغب ہونے کی ایک وجہ کو ظاہر کرتا ہے، یعنی حرص اور خواہشات کی پیروی۔

* **اسباب اور علاج:** نفسانی الحاد کی وجہ خواہشات کی غلامی اور ضمیر کی ملامت سے فرار ہے۔ اس کا علاج اخلاقی تربیت، خود احتسابی، اور اللہ سے تعلق مضبوط کرنا ہے۔ قرآن کی تلاوت، ذکر، اور صالحین کی صحبت اسے درست کر سکتی ہے۔

3. نفسیاتی الحاد

نفسیاتی الحاد وہ ہے جو نفسیاتی مسائل یا جذباتی صدمات سے جنم لیتا ہے۔

* **مفہوم اور خصوصیات:** یہ الحاد اکثر معاشرتی یا مذہبی ماحول کے منفی تجربات سے ہوتا ہے۔ ایک سروے کے مطابق، مذہبی لوگوں کے غلط رویوں، جیسے منافقت یا ظلم، کے ردعمل میں لوگ ملحد بن جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ، آزمائش بھی اس کی وجہ بنتی ہے، جیسے ایک خاتون کی مثال جو طویل آزمائش کے بعد ملحدہ بن گئی۔[13]
* **قرآنی اور حدیثی تناظر:** قرآن آزمائش کو ایمان کی جانچ قرار دیتا ہے:

"وَلَنَبْلُوَنَّكُم بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ" "سورۃ البقرہ 2:155 (ترجمہ:"اور ہم ضرور تمہاری آزمائش کریں گے کچھ خوف، بھوک، مال، جانوں اور پھلوں کی کمی سے، اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے۔" حدیث میں صبر کی تلقین کی گئی ہے": مَا مِنْ مُصِيبَةٍ تُصِيبُ الْمُسْلِمَ إِلَّا كَفَّرَ اللَّهُ بِهَا عَنْهُ" صحیح بخاری، حدیث نمبر 5641 (ترجمہ:"کوئی مصیبت مسلمان پر نہیں آتی مگر یہ کہ اللہ اس کے ذریعے اس کے گناہ معاف کرتا ہے۔"

[13]- Jauhar, Muḥammad Dīn, *Al-Ḥād*, 80.

* **اسباب اور علاج:** نفسیاتی الحاد کی وجوہات میں مذہبی افراد کی منافقت، ظلم، یا آزمائش سے مایوسی شامل ہے۔ علاج کے لیے ہمدردی، دوستی، اور اعلیٰ اخلاق کا مظاہرہ ضروری ہے۔ ملحد کو یہ باور کرانا کہ اسلام اور مسلمانوں کے غلط رویوں میں فرق ہے، اور دنیاوی مدد سے اس کی شکایات دور کی جاسکتی ہیں۔

4. معاشرتی الحاد

معاشرتی الحاد عصر حاضر میں نظریاتی سائنس اور مغربی اثرات سے پھیل رہا ہے۔

* **مفہوم اور خصوصیات:** یہ الحاد مغربی تہذیب سے درآمد شدہ ہے اور فلسفہ آف سائنس، انگریزی ادب، ہالی ووڈ فلمیں، یا ملحد افراد سے میل جول سے پھیلتا ہے۔ آج کے ملحد بگ بینگ، ارتقاء، یا سائنسی نظریات کو اپنی دلیل بناتے ہیں، جیسے رچرڈ ڈاکنز یا کارل ساگاں کے نظریات۔[14]
* **قرآنی اور حدیثی تناظر:** قرآن فطرت پر ایمان کی بات کرتا ہے:

"فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا ۚ لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ) "سورة الروم30:30 (ترجمہ: "تو اپنا رخ دین حنیف کی طرف رکھ، اللہ کی فطرت پر جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا، اللہ کی خلقت میں تبدیلی نہیں۔" حدیث میں فطرت پر زور دیا گیا": مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ) " صحیح بخاری، حدیث نمبر 1385 (ترجمہ: "ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔"

* **اسباب اور علاج:** معاشرتی الحاد کی وجہ مغربی ثقافت، سائنسی نظریات، یا ملحدوں سے تعلق ہے۔ اس کا علاج الحادی لٹریچر یا میڈیا سے دوری، قرآن کی صحبت، اور صالحین کی رفاقت ہے۔ ملحدوں کو عقلی دلائل سے زیادہ اخلاقی اور قلبی اپروچ سے راغب کیا جاسکتا ہے۔

الحاد کی اقسام—علمی، نفسانی، نفسیاتی، اور معاشرتی—مختلف اسباب سے جنم لیتی ہیں۔ علمی الحاد فلسفہ اور نظریاتی سائنس سے، نفسانی الحاد خواہشات نفس سے، نفسیاتی الحاد جذباتی صدمات یا مذہبی رویوں سے، اور معاشرتی الحاد مغربی اثرات سے پھیلتا ہے۔ قرآن اور حدیث سے واضح ہے کہ الحاد فطرت کے خلاف ہے اور اس کا علاج قلبی اور اخلاقی ہے۔ قرآن کی تلاوت، صالحین کی صحبت، اور اعلیٰ اخلاق ملحدوں کو ایمان کی طرف راغب کرسکتے ہیں۔ خدا کا وجود فطرت میں رچا ہوا ہے، اور الحاد خارجی اثرات سے پیدا ہوتا ہے۔ ملحدوں کے ساتھ ہمدردی، دوستی، اور اسلام کے حقیقی چہرے کو پیش کرنا ضروری ہے تاکہ وہ اپنے دل کی آواز سن سکیں۔

مبحث سوم: الحاد اور عصر حاضر کے اسباب واثرات کا تنقیدی جائزہ

الحاد انسانی تاریخ کا ایک قدیم مظہر ہے، لیکن عصر حاضر میں اس نے سائنسی ترقی، مغربی تہذیب، ٹیکنالوجی، اور استعماری اثرات کے زیر اثر نئی شکلیں اختیار کی ہیں۔ یہ جائزہ الحاد کے ہم عصر اسباب اور اس کے معاشرتی، فکری، اور اخلاقی اثرات کا تفصیلی تنقیدی تجزیہ پیش کرتا ہے۔

[14]- Hawking, Stephen, and Leonard Mlodinow, *The Grand Design* (USA: Penguin Books Ltd, 2010), 10.

1. عصر حاضر میں الحاد کے اسباب

عصر حاضر میں الحاد کے پھیلاؤ کی متعدد وجوہات ہیں، جن میں نظریاتی سائنس، مغربی فلسفہ، سوشل میڈیا، اور استعماری اثرات شامل ہیں۔ ان کا تفصیلی جائزہ ذیل میں دیا جاتا ہے:

1.1 نظریاتی سائنس اور فلسفہ آف سائنس

جدید دور میں سائنس کو مذہب کے مقابلے میں پیش کیا گیا، جس نے الحاد کو فروغ دیا۔ نظریاتی سائنسدانوں جیسے اسٹیون ہاکنگ، رچرڈ ڈاکنز، اور کارل ساگاں نے بگ بینگ اور ارتقاء جیسے نظریات کو خدا کے وجود کے خلاف دلائل کے طور پر استعمال کیا۔ ہاکنگ نے اپنی کتاب The Grand Design میں دعویٰ کیا:

"فلسفہ مر چکا ہے، اور سائنس اب حتمی جوابات دیتی ہے۔[15]

سائنس مادی کائنات کے قوانین کو سمجھنے کا ذریعہ ہے، لیکن یہ ماورائی سوالات جیسے کہ کائنات کا مقصد یا خدا کا وجود حل نہیں کرتی۔ قرآن مجید اس کی تردید کرتا ہے: "وَمَا لَهُم بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ ۖ إِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ" [16] ترجمہ": ان کے پاس اس کا کوئی علم نہیں، وہ صرف گمان کرتے ہیں۔ "سائنس کا اصل مقصد فطرت کے رازوں کو کھولنا ہے، نہ کہ خدا کا انکار۔ لیکن نظریاتی سائنس نے مادہ پرستی کو فروغ دیا، جو الحاد کا ایک بڑا سبب ہے۔ حدیث میں ایسی گمراہی سے خبردار کیا گیا" :إِنَّ الشَّيْطَانَ يَأْتِي أَحَدَكُمْ فَيَقُولُ: مَنْ خَلَقَ كَذَا؟... فَلْيَسْتَعِذْ بِاللَّهِ وَلْيَنْتَهِ[17] ترجمہ" : شیطان تم میں سے کسی کے پاس آتا ہے اور کہتا ہے: یہ کس نے بنایا؟...جب یہ بات پہنچے تو اللہ کی پناہ مانگو اور باز آجاؤ۔ "اس سے واضح ہوتا ہے کہ علمی وسوسے فطری ہیں، لیکن ان کا مستقل گھر کر جانا الحاد کی شکل اختیار کرتا ہے۔

1.2 مغربی تہذیب اور لادینیت

مغربی تہذیب نے لادینیت (Secularism) کو فروغ دیا، جو خدا اور مذہب کو انفرادی زندگی تک محدود کرتی ہے۔ مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے مطابق، لادینیت دنیاوی معاملات کو عقل وصوابدید پر چھوڑتی ہے اور خدا کی ہدایت کو غیر ضروری قرار دیتی ہے ۔انسائیکلوپیڈیا آف برٹانیکا لادینیت کی تعریف یوں کرتی ہے:

> *"An ethical system founded on natural morality and independent of revealed religion."* [18]

لادینیت فطری اخلاقیات پر زور دیتی ہے، لیکن انسانی فطرت کی روحانی ضروریات کو نظر انداز کرتی ہے۔ یہ معاشرے کو مادہ پرستی کی طرف لے جاتی ہے، جو اخلاقی اقدار کی تباہی کا باعث بنتی ہے۔ قرآن اس سے خبردار کرتا ہے" :وَلَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ نَسُوا اللَّهَ فَأَنسَاهُمْ أَنفُسَهُمْ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْفَاسِقُونَ (Al-Ḥashr, 59:19) "ترجمہ" : ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے اللہ کو بھلا دیا، تو اللہ نے انہیں ان کی اپنی جانوں سے بھلا دیا۔ یہی لوگ فاسق ہیں۔ "لادینیت نے انسان کو خدا سے دور کر کے فکری اور اخلاقی خلاء پیدا کیا۔

---

15 Hawking, Stephen, The Grand Design [New York: Bantam Books, 2010], 5.

16 Al-Jāthiya, 45:24.

17 Al-Qushīrī, Muslim ibn Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* [Nishāpūr: Dār al-Khilāfa al-'Ilmīya, 1330 AH], 1:2722.

18 *Encyclopaedia Britannica*, s.v. "Secularism," accessed August 24, 2025

1.3 سوشل میڈیا اور ٹیکنالوجی

سوشل میڈیا، یوٹیوب، اور ویب سائٹس کے ذریعے الحادی نظریات اور فحش مواد کو فروغ دیا جا رہا ہے، جو نوجوانوں کو اخلاقی زوال کی طرف لے جا رہا ہے۔ **تنقید**: ٹیکنالوجی نے فاصلے کم کیے، لیکن اس نے اخلاقی اقدار کو شدید نقصان پہنچایا۔ الحادی مواد سادہ لوح افراد کو گمراہ کرتا ہے، اور فحش مواد اخلاقی تباہی کا باعث بنتا ہے۔ حدیث میں فطرت پر زور دیا گیا: **مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ**[19] "ہر مولود فطرت پر پیدا ہوتا ہے۔" سوشل میڈیا فطرت سے دوری پیدا کرتا ہے، جو الحاد کو فروغ دیتا ہے۔

1.4 استعماری اثرات

استعماریت نے مسلم معاشروں کو تاریخی اور دینی شعور سے محروم کیا، جس سے تہذیبی بحران پیدا ہوا۔ محکوم معاشرے مغربی تہذیب کی نقالی کرتے ہیں، جو الحاد کی طرف لے جاتی ہے۔ استعماریت نے مسلم تہذیب کو کمزور کیا، جس سے فکری غلامی پیدا ہوئی۔ قرآن ہدایت کی طرف بلاتا ہے: **فَأَقِمْ وَجْهَكَ لِلدِّينِ حَنِيفًا ۚ فِطْرَتَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا**[20] اپنا رخ دین حنیف کی طرف رکھ، اللہ کی فطرت پر جس پر اس نے لوگوں کو پیدا کیا۔"

2. عصر حاضر میں الحاد کے اثرات

الحاد کے اثرات معاشرتی، فکری، اور اخلاقی سطح پر گہرے ہیں، جن کا تنقیدی جائزہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

2.1 معاشرتی اثرات

الحاد نے خاندانی نظام، سماجی ہم آہنگی، اور معاشرتی اقدار کو نقصان پہنچایا۔ لادینیت اور مادہ پرستی نے افراد کو خود غرضی اور انفرادیت کی طرف دھکیلا، جو معاشرتی انتشار کا باعث بنا۔ معاشرتی ڈھانچہ اخلاقی اقدار پر قائم ہوتا ہے، اور الحاد ان اقدار کو کمزور کرتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا": **خَيْرُكُمْ مَنْ خَيْرٌ لِأَهْلِهِ**[21] "تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کے لیے بہتر ہو۔

الحاد خاندانی رشتوں کو کمزور کرتا ہے، جو معاشرتی استحکام کے لیے خطرہ ہے۔ سوشل میڈیا پر فحش مواد نے اسے مزید خراب کیا، جو نوجوانوں کو اخلاقی زوال کی طرف لے جا رہا ہے۔

2.2 فکری اثرات

الحاد نے فکری خلاء پیدا کیا، جہاں خدا اور مذہب کی جگہ سائنس یا مادہ پرستی نے لے لی۔ عقلی الحاد نے خدا کو علمی مسئلہ بنا دیا، جبکہ حقیقت میں خدا کا تعلق اقدار سے ہے۔ خدا کا انکار اقدار کا انکار ہے، جو انسان کو "پوسٹ ہیومن" بناتا ہے، یعنی ایک ایسی مخلوق جو خود کو خود مختار سمجھتی ہے۔ قرآن اس کی وضاحت کرتا ہے: **أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ** (Al-Jāthiya, 45:23) "ترجمہ": کیا تم نے اسے دیکھا جس نے اپنی خواہش کو معبود بنا لیا؟ "مغربی فلسفہ اور سائنس نے خدا کو ایک افسانوی تصور بنا دیا، جو فکری بحران کا باعث ہے۔[22]

---

[19] Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʿīl, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* [Cairo: Dār al-Shaʿb, 1400 AH], 2:1385.
[20] Al-Rūm, 30:30
[21] Al-Tirmidhī, Abū ʿĪsā Muḥammad, *Sunan al-Tirmidhī* [Beirut: Dār al-Fikr, 1403 AH], 5:3252.
[22] Qutb, Sayyid, *Fī Ẓilāl al-Qur'ān* [Cairo: Dār al-Shurūq, 2003], 4:210.).

2.3 اخلاقی اثرات

الحاد نے اخلاقی اقدار کو تباہ کیا، کیونکہ خدا کے انکار سے نیکی اور بدی کی حدود ختم ہو جاتی ہیں۔ سوشل میڈیا پر فحش مواد نے اخلاقی زوال کو تیز کیا۔ اخلاقیات خدا پر ایمان سے جڑی ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "إِنَّمَا بُعِثْتُ لِأُتَمِّمَ مَكَارِمَ الْأَخْلَاقِ"[23] میں تو مکمل اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔ "الحاد اخلاقی حدود کو ختم کرتا ہے، جو معاشرتی اور انفرادی سطح پر تباہی کا باعث بنتا ہے۔

عصر حاضر میں الحاد نظریاتی سائنس، لادینیت، سوشل میڈیا، اور استعماریت سے پھیل رہا ہے۔ یہ معاشرتی انتشار، فکری خلاء، اور اخلاقی زوال کا باعث بنتا ہے۔ اس کا مقابلہ قرآن، سنت، اور اسلامی تہذیب سے ممکن ہے، جو انسان کی فطرت کو جگاتی ہیں۔ الحاد ایک عارضی اور خارجی وبا ہے، جس کا علاج فطری ایمان اور اخلاقی اقدار کی بحالی میں ہے۔

خلاصہ بحث

الحاد انسانی فکر کا ایک ایسا پہلو ہے جو تاریخِ انسانی میں کبھی کم اور کبھی زیادہ شدت کے ساتھ سامنے آتا رہا ہے۔ اسلامی نقطۂ نظر سے یہ محض ایک فلسفیانہ انکار نہیں بلکہ ایک ایسا رویہ ہے جو عقیدۂ توحید، اخلاقی اقدار اور سماجی ہم آہنگی کو متاثر کرتا ہے۔ قرآن وسنت کی روشنی میں الحاد کو انحراف قرار دیا گیا ہے، اور اس کے معاشرتی واخلاقی نقصانات کی وضاحت کی گئی ہے۔ اس تحقیق میں الحاد کے مفاہیم، مترادفات، اقسام اور تاریخی ارتقاء کا جائزہ لیا گیا ہے۔ ساتھ ہی عصر حاضر کے اسباب مثلاً سائنسی مادیت، سیکولرزم، اخلاقی relativism اور سوشل میڈیا کے اثرات پر بھی بحث کی گئی ہے۔ نتیجتاً یہ واضح ہوا کہ الحاد ایک ہمہ جہتی چیلنج ہے جس کا مقابلہ صرف علمی وفکری حکمتِ عملی کے ذریعے ہی ممکن ہے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʻīl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Beirut: Dār Ṭawq al-Najāt, 1422 AH.
* Al-Bukhārī, Muḥammad ibn Ismāʻīl. *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī*. Cairo: Dār al-Shaʻb, 1400 AH.
* Al-Mālik, Imām. *Muwaṭṭa' Imām Mālik*. Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1417 AH.
* Al-Qushayrī, Muslim ibn Ḥajjāj. *Ṣaḥīḥ Muslim*. Nishāpūr: Dār al-Khilāfa al-ʻIlmīya, 1330 AH.
* Al-Tirmidhī, Abū ʻĪsā Muḥammad. *Sunan al-Tirmidhī*. Beirut: Dār al-Fikr, 1403 AH.
* Azharī, Muḥammad Ṣiddīq. *Īmān wa al-Ḥād*. Rāmparbṛākachh, Gujrāt: Shuʻba Nashr o Ishāʻat, Madrassa Barkāt al-Muṣṭafā, 9041.
* Hawking, Stephen, and Leonard Mlodinow. *The Grand Design*. New York: Bantam Books, 2010.
* Jauhar, Muḥammad Dīn. *Al-Ḥād*. Lahore: Kitāb Maḥal, Darbār Market, 2017.
* Qutb, Sayyid. *Fī Ẓilāl al-Qur'ān*. Cairo: Dār al-Shurūq, 2003.
* "Secularism." In *Encyclopaedia Britannica*. Accessed August 24, 2025. https://www.britannica.com/topic/secularism.

[23] Al-Mālik, Imām, *Muwaṭṭa' Imām Mālik* [Beirut: Dār al-Gharb al-Islāmī, 1417 AH], 1:47.